بسم اللہ الرحمن الرحیم

فکر و نظر

بیجنگ میں خواتین کی عالمی کانفرنس

اقوام متحدہ کے زیر اہتمام چین کے شہر بیجنگ میں چوتھی[1] عالمی بیجنگ کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ ایک اندازے کے مطابق ۸۵ ممالک سے تقریباً ۳۵۰۰۰ ہزار خواتین اس میں شرکت کر رہی ہیں جن میں ۲۱۸۰۰ غیر سرکاری تنظیمیں (این۔ جی۔ اوز) بھی شامل ہیں۔ کانفرنس کا ابتدائی اجلاس ۳۰۔ اگست سے ۸۔ ستمبر تک چلے گا جس میں این۔ جی۔ اوز بھی شرکت کریں گی۔ پھر اس کا باقاعدہ اجلاس ۸۔ ستمبر سے ۱۵۔ ستمبر تک چلے گا۔ جس میں پانچ ہزار سے زائد سربراہ حکومتی نمائندے مندوبین کی حیثیت سے شرکت کریں گے۔ پاکستان سے بھی ایک درجن سے زائد این۔ جی۔ اوز اس میں شرکت کر رہی ہیں۔ جبکہ حکومت پاکستان کے ویمن ڈویژن نے بھی اس کانفرنس میں شرکت کے لئے اپنی تیاریاں مکمل کرلی ہیں۔ اور لطف کی بات یہ ہے کہ قاہرہ کانفرنس کی طرح اس کانفرنس کی صدارت بھی بے نظیر کو حاصل ہوگی۔ نیویارک میں ہونے والی ایک میٹنگ میں اس فورم کے لئے ۱۲۱ صفحات پر مشتمل ڈرافٹ تیار کیا گیا جسے بیجنگ ڈاکومنٹ کا نام دیا گیا ہے۔ یہ ڈرافٹ یو۔ این۔ او کی طرف سے حقوق نسواں کی علمبردار کارکن ڈیل اولیری نے تیار کیا ہے۔ اس ڈرافٹ کے نکات درج ذیل ہیں:

۱۔ عورت اور مرد میں کوئی فطری فرق موجود نہیں ہے۔

۲۔ عورت کا روایتی کردار جو وہ ماں، بہن، بیٹی، بیوی کی حیثیت سے انجام دیتی ہے، اس کو

۱۔ اس سے قبل کوپن ہیگن میں ایک کانفرنس ہوئی جس میں یہ بات سامنے آئی کہ دنیا میں ۷۰% عورتیں غربت کا شکار ہیں۔ اسی طرح ویانا میں حقوق انسانی کی کانفرنس میں بھی خواتین کے استحصال اور جرائم کے مسائل کا مؤثر جائزہ لیا گیا۔ تیسری خواتین کی بین الاقوامی کانفرنس ۱۹۸۵ء میں نیروبی میں ہوئی۔ اسی طرح قاہرہ کانفرنس پچھلے سال ہوئی۔ جس میں یہ طے کیا گیا کہ زچہ بچہ کی صحت کو بہتر بنایا جائے گا۔ اس طرح ۲۰۱۰ء تک بہبود آبادی کا پروگرام دنیا کی ہر عورت تک پہنچ جائے گا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی بدلنے کی ضرورت ہے۔ یعنی معاشرتی ڈھانچہ تبدیل ہونا چاہئے۔

۳۔ اسمبلیوں اور دیگر منتخب اداروں میں خواتین کا کوٹہ ۵۰% ہونا چاہئے۔

۴۔ معاشرتی ڈھانچہ کو بھی اس طرح تبدیل کرنا کہ مرد عورت میں مکمل برابری حاصل ہو سکے۔

۵۔ نوکریوں میں بھی ۵۰% کوٹہ عورتوں کے لئے مخصوص کیا جائے۔

۶۔ بچے پیدا کرنے کا حق عورت کو ملنا چاہئے۔ یعنی یہ معاملہ صرف اس کی مرضی و منشاپر ہو۔

۷۔ اسقاط حمل کو جائز قرار دیا جائے اور اس کا حق و اختیار عورت کے پاس ہو۔

۸۔ عورتوں کو ہم جنس پرستی کی قانونی اجازت دی جائے، جسم فروشی کی بھی قانونی اجازت ہو۔

۹۔ شادی شدہ زندگی کی مکمل حوصلہ شکنی۔

۱۰۔ مذہب پر زبردست تنقید کی گئی ہے کہ یہ عورت کی آزادی کی راہ میں رکاوٹ ہے۔

بنیاد پرستی پر بھی بھرپور تنقید کی گئی ہے اور دنیا بھر میں ایک سیکولر معاشرہ قائم کرنا، اس کانفرنس کا ہدف ہے۔

ماہ اگست کے شروع میں اسلام آباد میں مسلم خواتین پارلیمنٹیرین سیکشن کا ایک اجلاس ہوا۔ جس میں انہوں نے بیجنگ کانفرنس میں یکساں موقف اختیار کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا تھا۔ ایران جس نے قاہرہ کانفرنس کا بائیکاٹ کیا تھا۔ اس کے پارلیمانی وفد کی سربراہ مریم بہروزی نے اس موقع پر ایک بیان دیا کہ اس دفعہ ایرانی وفد بھرپور طریقے سے بیجنگ کانفرنس میں شرکت کرے گا۔

بیجنگ کانفرنس سے متعلق پوری مسلم دنیا میں ایک زبردست اضطراب پایا جاتا ہے۔ حکومتی سطح پر اور غیر حکومتی سطح پر، اس میں شرکت اور عدم شرکت کی متعلق مختلف آراء پیش کی جارہی ہیں۔ بہرصورت لبرل اور سیکولر طبقہ تو اس میں شرکت کا زبردست آرزومند ہے۔ ان کا خیال ہے اتنے بڑے خواتین کے عالمی فورم سے علیحدگی، خواتین کے ساتھ زیادتی ہے۔ مسلم لیگی راہنما بیگم ممتاز رفیع کا تو یہاں تک کہنا ہے کہ

> اس کانفرنس کا موضوع: مساوات، ترقی اور امن ہے۔ یہ اقوام متحدہ کی ۵۰ ویں سالگرہ کے موقع پر منعقد ہو رہی ہے۔ ۱۹۸۵ء میں نیروبی میں منعقد ہونے والی تیسری عالمی خواتین کانفرنس نے پوری دنیا کی خواتین کو مل کر عالمی سطح پر اپنے مسائل کے حل اور ترقی کے لئے کام کرنے کا شعور دیا تھا۔ جس کے نتیجے کے طور پر اس دہائی میں عورتوں کی ترقی کے لئے کام کرنے والی مزید کئی تنظیمیں اور پریشر گروپ وجود میں آئے۔ یہ تنظیمیں خواتین کی ترقی اور ان کے مسائل، صحت و تعلیم و ملازمت وغیرہ کو حل کرنے میں بڑی معاون ثابت ہوئی ہیں۔ اب بھی خواتین کے ایسے مزید مسائل ہیں۔ اس کانفرنس میں ...

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فورم اور حکومتی فورم پر اٹھائے جائیں گے۔ اس طرح عورتوں کی مساوات ترقی اور امن کے عمل کو مزید فروغ حاصل ہو گا۔ اس کانفرنس کے طے شدہ نکات کے مطابق ہم اپنے ملک میں اپنا آئندہ لائحہ عمل تشکیل دیں گے۔ آخر اسلام بھی تو عورت اور مرد میں تفریق نہیں کرتا۔ اسلام نے تو عورت کو اتنے حقوق دیئے ہیں جو ابھی تک بہت سے ترقی یافتہ ملکوں میں خواتین کو نہیں مل سکے۔ تنقید کرنے والے مرد خصوصاً علماء نہیں چاہتے کہ عورتیں ترقی کریں اور آگے بڑھیں۔ (۲)

یہ شرکت کرنے والی خواتین: شہناز وزیر علی، ممناز رفیع، حنا جیلانی، تہمینہ دولتانہ اور عطیہ عنایت اللہ وغیرہ سب اسی سیکولر ذہن کی نمائندہ ہیں۔

اس کے برعکس ملکی اور بین الاقوامی سطح پر دیندار و سنجیدہ دینی اور سماجی جماعتیں علماء و دانشور اس کانفرنس میں پاکستان کی شرکت کی شدت سے مخالفت کر رہی ہیں۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ بیجنگ کانفرنس کا مقصد نیو ورلڈ آرڈر کے تحت دنیا میں ایک سیکولر اور غیر مذہبی مادر پدر آزاد معاشرہ قائم کرنا ہے۔ جس کا آغاز پہلے سیٹلائٹ سسٹم کے ذریعے مغربی ثقافتی یلغار سے ہوا۔ ڈش انٹینا نے تمام مغربی فحاشی و عریانی ہر مسلم گھرانے کے بیڈ روم تک پہنچا دی۔ پھر اس پر عمل درآمد کے لئے پہلے قاہرہ کانفرنس کا انعقاد ہوا اور اب بیجنگ کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔

تاریخ کا مطالعہ ظاہر کرتا ہے کہ ہر قوم کے زوال میں فحاشی و عریانی کو ایک اہم مقام حاصل ہے۔ خود مسلمانوں کے لئے جہاد اور بے حیائی دونوں باہم متضاد چیزیں ہیں۔ جب تک امتِ مسلمہ ایمان و جہاد کی راہ پر گامزن رہی، وہ سربلند اور بلند مقام و مرتبہ کی حامل رہی۔ اور جب ان میں کمزوری رونما ہوئی اور مغربی اقوام برسراقتدار آگئیں تو انہوں نے مختلف طریقوں سے مسلمانوں

۲۔ پاکستان سے اس کانفرنس میں جتنی خواتین سرکاری سطح پر شامل ہو رہی ہیں سب لبرل، اور پاکستانی معاشرہ کو مغرب کی نگاہ سے دیکھنے والی ہیں۔ ان خواتین کا اصل مقام تو مغرب ہے، بہتر ہے کہ یہ خواتین وہاں ہی تشریف لے جائیں اور اسلامی احکامات پر مطمئن مسلم خواتین کے اطمینان و سکون کو غارت نہ کریں۔ نہ ہی اسلام کو بدنام کریں۔ اگر صحیح اسلامی حکومت قائم ہوتی تو وہ ایسی دریدہ دہن خواتین کی زبان ہی گدی سے کھینچ دیتی۔

۳۔ قاہرہ کانفرنس کے نکات: (۱) بچوں کو تولیدی تعلیم (Reproductive Education) کے نام سے جنسی تعلیم دی جائے۔ یہ تعلیم پرائمری سطح سے ہو۔ (۲) کنڈوم کلچر کو رائج کیا جائے۔ ہر جگہ سے کنڈوم باسانی دستیاب ہو۔ (۳) والدین بچوں کے جنسی عمل میں کوئی رکاوٹ نہ ڈالیں۔ بالفاظ دیگر بچوں کو زنا کے عملی مواقع مہیا کئے جائیں۔ (۴) اسقاط حمل قانوناً جائز ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو کمزور، ذلیل اور بے غیرت بنانے کے نت نئے حربے آزمانے شروع کئے۔ چنانچہ نو آبادیاتی دور سے آج تک مسلم دنیا کی تہذیب، ثقافت، مذہبی و اخلاقی اقدار پر جتنے بھی حملے کئے گئے ہیں، یہ تازہ حملے ان سب پر بازی لے گئے ہیں۔ کیا یہ سوچنے کا مقام نہیں کہ بہبود آبادی کے نام پر قاہرہ [۳] میں جو کانفرنس منعقد ہوئی، اس کے لئے اسلامی ملک کا انتخاب کیوں کیا گیا اور اب بیجنگ کانفرنس کے نکات ترتیب وار دیکھتے جائیں۔ کیا یہ قاہرہ کانفرنس کے کاز کو آگے بڑھانے کا منصوبہ نہیں۔ اس میں بھی بیگم بے نظیر بھٹو کو صدارت کی پیشکش کی گئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ اقوام متحدہ کے زیر اہتمام عالم اسلام میں بدکاری، بے حیائی اور فحاشی پھیلانے کا عالمی صیہونی منصوبہ ہے۔ کیونکہ مغربی ممالک تو پہلے ہی اس دلدل میں سر تاپا غرق ہیں۔ وہاں زنا کا شکار ہونے والی بیس فیصد لڑکیاں جو بارہ سال کی عمر سے بھی کم ہوتی ہیں، اپنے ہی باپ کی ہوس کا شکار ہوتی ہیں۔ وہ یہی معاشرہ ہمارے ہاں بھی قائم کرنا چاہتے ہیں۔

اس شیطانی منصوبہ کا ہدف یہ ہے کہ پوری دنیا اور بالخصوص مسلم دنیا میں فیملی سسٹم بالکل برباد کردیا جائے۔ شادی نکاح تو مذہب و اخلاق کی پابندیاں ہیں۔ لہٰذا ان تمام اخلاقی و مذہبی اقدار کو ختم کرکے مادر پدر آزاد معاشرہ (جسے انسانی کے بجائے حیوانی معاشرہ کہنا زیادہ موزوں ہے) قائم ہو، کبھی بہبود آبادی کے پر فریب نام سے کبھی مساوات مرد و زن کے دھوکہ سے عورت کو شرم و حیا سے عاری بنایا جائے۔ بچوں کے تعین کا اختیار اس کی اپنی صوابدید پر ہو۔ مانع حمل اشیاء اور ادویات ہر مقام سے بسہولت دستیاب ہوں۔ اسقاطِ حمل کا حق اس کو قانوناً حاصل ہو۔ اس کے لئے اسے گھر سے باہر نکال کر ہر شعبہ زندگی میں گھسیٹ کر لایا جائے۔ بلکہ قانوناً اس کو ہر جگہ ۵۰% کوٹہ (بالفاظ دیگر مکمل اور بھرپور شرکت) کا "حق" دیا جائے، تاکہ وہ گھر کے "حرم اور حفاظت گاہ" سے نکل کر، اندرون خانہ ذمہ داریوں سے آزاد ہو کر ہر جگہ چرتی چگتی پھرے۔ اس آزادانہ شہوت رانی کو سکول کے بچوں کے لئے بھی یقینی بنایا جائے۔ پرائمری سکولوں میں باقاعدہ جنسی تعلیم کا اہتمام ہو۔ سکولوں، دفتروں، فیکٹریوں غرض ہر جگہ کنڈوم کا بندوبست ہو۔ پھر اس آزادانہ جنس پرستی میں ہم جنس پرست کو بھی قانونی تحفظ دیا جائے۔ [۴]

۴- ہمارے ہاں سے جو خواتین سرکاری اور غیر سرکاری طور پر اس کانفرنس میں شرکت کر رہی ہیں۔ وہ ذرا یہ تو بتائیں کہ بیجنگ کانفرنس کے پورے ایجنڈے میں سے کون سا نکتہ پاکستانی خاتون کے مسائل کا حل ہے۔ نیز وہ ذرا یہ بتادیں کہ وہ پاکستانی خواتین کے کون سے مسائل ساتھ لے کر جارہی ہیں؟؟؟؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عالمی ادارے بخوبی جانتے ہیں کہ اس پروگرام پر مزاحمت صرف مسلم ممالک کی طرف سے ہوگی۔ لہٰذا وہ مرحلہ وار یہ سارے اقدام حل کرتے نظر آتے ہیں۔ بیک وقت تین اسلامی ملکوں میں انتخابات کے ذریعے تین خواتین کا برسراقتدار آنا (یعنی ترکی، پاکستان، بنگلہ دیش) ـــــ پھر بہبود آبادی کانفرنس کے لئے قاہرہ کا انتخاب اور اس میں پاکستان کی خاتون سربراہ کو صدارت کا منصب دینا۔ پھر بیجنگ (جو چین کا دارالخلافہ ہے، یہاں چین میں بھی مسلم آبادی بست ہے) میں اس چوتھی عالمی خواتین کانفرنس کا انعقاد، پھر اس میں بھی پاکستان کی خاتون سربراہ کو مہمان خصوصی بناکر ـــــ اس مزاحمت کو توڑا جارہا ہے۔

دین اسلام تو دین فطرت ہے۔ مرد و عورت کے درمیان جو صنفی، جسمانی اور نفسیاتی فرق ہے۔ اس کو ملحوظ رکھ کر اسلام نے ہمیں بہترین عائلی نظام دیا ہے۔ عورت کے شخصی و ذاتی حقوق تو مرد کے برابر ہیں مگر دائرہ کار کی جو تقسیم اسلام نے مقرر فرمائی ہے، وہ عورت و مرد کے فطری اور جسمانی و نفسیاتی فرق کو ملحوظ رکھ کر ہی فرمائی ہے۔ خالق کائنات اپنی مخلوق کی فطرت، اس کی بہتری اور فلاح کو خود انسان سے بہتر جانتا ہے۔ جب بھی معاشرتی نظام میں عورت ماں اور بیوی کی حیثیت سے اپنا کردار ادا کرنے سے انکار کرے گی، تو نتیجہ زبردست تباہی و ہولناکی کی شکل میں برآمد ہونا ضروری ہے۔ لہٰذا اسلام کے نکاح و طلاق کے قوانین، زنا اور اختلاط مرد و زن کی ممانعت، اسقاط حمل کی ممانعت، بے حیائی پھیلانے کی ممانعت، پھر مالی لحاظ سے عورت کے نان نفقہ کی ذمہ داری مرد پر ڈال کر اسلام نے عورت کو بہترین حقوق عطا کردیئے ہیں۔

یہ مسلمان پاکستانی خواتین جو دنیا بھر کے تمام معاشروں سے زیادہ اپنے گھروں میں خود مختار اور اپنے گھروں کی ملکہ ہیں اور مرد اپنی کمائی لاکر عورت کے حوالے کر دیتے ہیں۔ اور پھر گھر کے اکثر فیصلے خواتین خود کرتی ہیں۔ یہ خواتین جب عورتوں کے حقوق کی بات کرتی ہیں تو بہت افسوس ہوتا ہے۔ مغربی خاتون کا معاملہ تو دوسرا ہے۔ جو پہلے ذلت کی ایک انتہا پر تھی۔ جب وہ آزاد ہوئی تو دوسری انتہا پر پہنچ گئی۔ مگر مسلمان خواتین کو اس بے حیائی کی دلدل میں کودنے کی کیا ضرورت ہے۔ انہیں تو چودہ سو سال قبل رحمت للعالمین ﷺ نے وہ گراں مایہ حقوق عطا فرما دیئے تھے جو فی الواقع محسنِ نسواں تھے۔ کیا ہماری خواتین کو آج مغربی دھوکہ بازوں کے روپ میں کوئی اور محسنِ نسواں نظر آگیا ہے؟ ہاں آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ آج بیشتر مسلم ممالک میں جہالت اور ناخواندگی ہے۔ جس کی وجہ سے عورتوں کو اپنے حقوق کا شعور نہیں۔ وہ مردانہ تشدد کا شکار ہوتی ہیں۔ ان کا دامنِ عصمت مردوں کے ہاتھوں تار تار ہوجاتا ہے۔ وہ غربت اور بیماری کے ہاتھوں پریشان ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ خواتین کے آج یہی فی الواقع مسائل ہیں۔ اس کے لئے لازمی ہے کہ اسلامی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تعلیمات کو عام کیا جائے۔ عورتوں کو ان کے حقوق و فرائض کا صحیح شعور دیا جائے۔ ماؤں کی خدمت اور بیویوں سے حسن سلوک کی قرآنی و نبوی تعلیمات کو عام کیا جائے۔ تاکہ مرد عورتوں کا استحصال نہ کر سکیں۔ عورتوں کے خصوصی صحت کے مراکز قائم کئے جائیں۔ ہمیں خواتین کو اسلام کے دیئے گئے ان حقوق کو اپنے معاشروں میں نافذ کرنے کی ضرورت ہے، ان کے عدم نفاذ سے مخالفِ اسلام لوگوں کو یہ کہنے کی گنجائش ملتی ہے کہ مسلم خواتین کو بھی اسی طرح اپنے لئے حقوق کی جنگ لڑنی پڑے گی، جس طرح مغربی خواتین اپنے لئے تحریک چلا رہی ہیں۔

کیونکہ وہ طبقہ جو عورت کے نام نہاد حقوق اور ترقی و مساوات کی بات کرتا ہے۔ وہ عورت کے خلاف ہونے والے انہی مظالم، اسی جہالت، صحت و صفائی کی حالتِ زار اور اس کے حقوق کی دہائی دے کر پاکستانی عورت کو مغربی عورت کی نقالی میں بے حیائی اور پستی کے اتھاہ کنوئیں میں دھکیلنا چاہتا ہے۔ بیجنگ کانفرنس کا ایجنڈہ ہمارے علماء اور دانشوروں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔ حکومت سے اس کی مزاحمت کی توقع عبث ہے۔ جس طرح اس نے معاشرہ کی بھرپور مخالفت کے باوجود قاہرہ کانفرنس میں شرکت کی اور پھر بعد میں اس کے لائحہ عمل کے پیش نظر ملک بھر میں آٹھ سو کے قریب "بہبود آبادی" کے مراکز کھول دیئے۔ بالکل اسی طرح اب عورت کی عزت اور عصمت کو ڈبونے کے شیطانی منصوبہ میں شرکت کے بعد وہ مکمل طور پر اس کے لائحہ عمل پر عمل پیرا ہونے کے لئے سرکاری سطح پر بھرپور تحریک چلائیں گے۔

اس موقعہ پر ملی یکجہتی کونسل نے حکومت سے اس کانفرنس کے مکمل بائیکاٹ کا مطالبہ کیا ہے۔ کہ یہ اسلام اور عالم اسلام کے خلاف ہے۔ سینیٹر سمیع الحق نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ "بیجنگ کانفرنس لادینی اور اسلام دشمن ایجنڈے کے مطابق منعقد کی جارہی ہے"

حقیقت یہ ہے کہ اس کانفرنس میں عورتوں کو ہم جنس پرستی اور اسقاطِ حمل کی آزادی دلانے کے مطالبے تذلیلِ نسواں بلکہ تذلیلِ انسانیت کے مطالبے ہیں۔ اقوام متحدہ اپنی حدود سے بہت آگے بڑھ رہی ہے۔ وہ مسلم ممالک کی فقہ بھی ترتیب دینے لگی ہے۔ حلال و حرام اور جائز و ناجائز کی حدود متعین کرنے کا کام بزعم خود اس نے سنبھال لیا ہے۔ اس طرح وہ عالمگیر یہودی ریاست کی تکمیل کے خواب کو بروئے کار لانا چاہتی ہے۔ اس موقع پر علماء، دانشور اور ہر صاحبِ شعور کا فرض ہے کہ وہ عوام کو ان اسلام دشمن اور عورت دشمن منصوبوں کے ناپاک عزائم سے آگاہ رکھیں۔ اور ایسی کانفرنس کے بائیکاٹ کے لئے وہ بھرپور مہم چلائیں کہ یہ ناپاک عزائم اپنی موت آپ مرجائیں۔ بلکہ مسلم ممالک کو ان کا صحیح تشخص اجاگر کرنے پر آمادہ کردیں۔ اللہ کرے خیرو شر کے اس تصادم میں خیر ابھرے اور کشمیر، بوسنیا، چیچنیا کے پس منظر میں مسلمانوں کو سچا.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مسلمان بننے کی توفیق عطا کرے۔

اس کانفرنس میں شرکت تو اللہ کے غضب کو دعوت دینے والی بات ہے۔ قرآن پاک میں اللہ رب العزت کا ارشاد ہے کہ

"یہودی اور عیسائی ہرگز تم سے راضی نہ ہوں گے جب تک تم ان کے دین کی پیروی نہ کرنے لگ جاؤ۔ صاف کہہ دو کہ رستہ وہی ہے جو اللہ نے بتایا ہے۔ وگرنہ اس علم کے بعد جو تمہارے پاس آچکا ہے تم نے ان کی خواہشات کی پیروی کی تو اللہ کی پکڑ سے بچانے والا کوئی دوست اور مددگار تمہارے پاس نہیں ہے۔" (بقرہ:۱۲۰)

ہمیں اپنا لائحہ عمل اسی آیت کی روشنی میں طے کرنا ہے۔ وگرنہ اللہ کے غضب سے مسلمانوں کو بچانے والا کون ہے؟ —— (اُمِ قاسم)

ضروری وضاحت: زیر نظر شمارہ جلد ۲۶ کا عدد ۱۱، ۱۲ اور جلد ۲۷ کا عدد نمبر ۱ ہے لہٰذا ربیع الاول تا جمادی الاولیٰ ۱۴۱۶ھ بمطابق اگست، ستمبر، اکتوبر ۱۹۹۵ء پر مشتمل ہے

کشمیر کے مجاہدوں سے خطاب

یقین رحمت پروردگار میں رکھنا — امید خیر دل بے قرار میں رکھنا
عدو ہے سخت بہ ظاہر ضعیف تم ہو مگر — کرم خدا کا بھی اپنی شمار میں رکھنا
لہو سے اپنے سنوارے ہیں تم نے کوہ و دمن — لہو کا رنگ ہر اک جوئبار میں رکھنا
عدو کے قافلے پیہم گزرتے رہتے ہیں — مزاحمت کو ہر ایک رہگذار میں رکھنا
چمن تمہارے اجاڑے ہیں دشمن جان نے — جگر کے خون کی نمی لالہ زار میں رکھنا
تمہارے خون کے چھینٹوں نے کی ہے گلکاری — جگر کا خون بھی شامل، بہار میں رکھنا
چمن کھلا ہے تمہارا، تمہاری خوشبو سے — مقام اپنا اسی مرغزار میں رکھنا
عدو کے جبر سے ہجرت، وطن سے خوب نہیں — نشان قدموں کے اپنے، دیار میں رکھنا

دعائیں کرتا ہے اسرار دل سے ہر لحہ
سکون تم بھی دل سوگوار میں رکھنا!

اسرار احمد سہاوری

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ